

شخصیت کے تعمیری اور اخلاقی عناصر

محمد بشیر جمعہ^۰

ہماری شخصیت دیگر افراد کے ساتھ معاملات میں پہچانی جاتی ہے۔ ہر انسان اپنے اپنے طور پر دوسرے کو پہچانتا ہے۔ دیگر افراد کے ساتھ جب ہم معاملہ کرتے ہیں تو چند صفات ایسی ہیں جن کی موجودگی ہماری شخصیت کو محکم اور موثر بناتی ہے۔ ان میں حسن خلق، سچائی، تواضع، حلم اور وفائے عہد شامل ہیں۔ ان صفات کے باعث آپ خود بھی مطمئن رہیں گے، لوگ بھی آپ سے خوش رہیں گے، اور آپ کے لیے بھی آگے بڑھنے میں آسانی ہوگی۔ ضروری نہیں ہے کہ ان صفات کو جب آپ اپنائیں تو دوسرے بھی انھی صفات کے ساتھ پیش آئیں۔ اس معاملے میں بعض اوقات مایوسی بھی ہوتی ہے مگر ہم اپنے عزم صمیم کے ذریعے ہی ان صفات پر قائم رہ سکتے ہیں۔

حسن خلق

یہ ایک نفسیاتی کیفیت کا نام ہے جو امورِ باطنہ سے تعلق رکھتی ہے۔ اس لیے کسی انسان میں اس فضیلت کا وجود اس کے آثار و ثمرات ہی کے ذریعے ہو سکتا ہے اور باطن کی اس روشنی کا عکس ظاہری علامات ہی سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔ حسن خلق کی تعریف یوں کی گئی ہے:

• مخلوق خدا کو خوشی اور مصیبت دونوں حالتوں میں راضی اور پسندیدہ خاطر رکھنا حسن خلق ہے۔
(ابوبکر واسطی)

• ہر حالت میں اللہ عزوجل کی رضا جوئی حسن خلق ہے۔ (ابوعثمان مغربی)
• حسن خلق کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ انسان میں قوت برداشت ہو اور وہ انتقام کا کبھی درپے نہ ہو۔ دشمن پر بھی رحمت و شفقت کی نظر ہو اور اس کے ظلم پر خدا سے اس کی مغفرت کا طالب ہو۔ (سہل ابن ابی عبداللہ استتیری)

۰ چارڈاکا ونٹ، سیدات حیدر قمر اینڈ کمپنی، کراچی

- حسن خلق کی علامات کی تین حصّلتیں ہیں: محارم سے اجتناب، حلال کی طلب اور اہل و عیال کے ساتھ مالی قویٰ بلکہ ہر قسم کی وسعت و حوصلہ کا معاملہ۔ (حضرت علیؓ)
- چار چیزیں حسن خلق ہیں: سخاوت، الفت، خیر خواہی اور شفقت۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)
- خلق عظیم جوڈ کرم، درگزر، عفو اور احسان کے مجموعہ کا نام ہے۔ (ابوسعید قریشی)
- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے لیے قیامت کے روز میزانِ عدل میں حسن خلق سے زیادہ وزنی دوسری کوئی چیز نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ بدگو، بدخلق کو سخت ناپسند کرتا ہے۔

سچائی، صدق

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: بلاشبہ سچائی بھلائی کی جانب رہنمائی کرتی ہے اور بھلائی جنت کی راہ دکھاتی ہے۔
- امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ عمل فضائل میں اس فضیلت کو ایک طرح کی بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اس لیے کہ کائنات کی دینی و دنیوی فلاح و بہبود کے تمام امور کا انحصار اسی فضیلت پر ہے۔ ان کے نزدیک صدق کے چھ مراتب ہیں:
- انسان کی زبان ہر حال میں امر حق کے اظہار کی عادی ہو۔
- اس کی تمام حرکات و سکنات میں مرضاتِ الہی کے علاوہ دوسری چیز پیش نظر نہ ہو۔
- عزم و ارادے میں قوت ہو اور جو کچھ کہتا ہو اس پر عمل میں تردد اور اضطراب کا قطعاً دخل نہ ہو۔
- جو کچھ قول و گفتار سے ادا کرتا ہو، اس کو عملی جامہ پہنانے کا واقعی اور حتمی ارادہ ہو اور جو نبی اسباب مہیا ہو جائیں اس کو ثابت اور پورا کر دکھائے۔ کیونکہ گفتار کے وقت کسی شے کا ارادہ و عزم کوئی زیادہ کمال کی بات نہیں ہے۔ درحقیقت وہ انسان ہی نہیں جو ایک بات کہے اور جب اس کی وفا کے لیے اسباب مہیا ہو جائیں تو اس کو پورا کرنے میں اس کا عزم و ارادہ کمزور پڑ جائے۔
- انسان کے ظاہری اعمال اس کے باطن کے صحیح آئینہ دار ہوں اور تمام دینی و دنیوی معاملات میں یہی صفات نمایاں ہوں۔
- اللہ تعالیٰ کے ساتھ رشتہ خوف ورجا، زہد و تقویٰ اور رضا و توکل جیسے فضائل میں حقیقت، صداقت کی روشنی پائی جاتی ہو۔ ریاضت و تصنع و بناوٹ کا ان میں مطلق گزرنہ ہو۔

تواضع

انسان اگر خدا کی معرفت و رضا یا مخلوق پر رحم و کرم کی خاطر اپنے اصل درجے اور رتبے سے کم پر راضی ہو جائے، یا خود کو پست کر دے، تو اس فضیلت کو تواضع کہیں گے۔ وضع (ذلت) اور تواضع میں بڑا فرق

ہے۔ وضع (ذلت) ایسی کیفیت کا نام ہے جس میں انسان اپنے حظ نفس کی خاطر اپنی ذلت و رسوائی اور نفس کی اہانت پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ علامہ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تو واضح، خدا کی ذات و صفات کی معرفت، اس کے جلال و جبروت اور محبت و علم اور اپنے نفس کے عیوب و نقائص کے علم سے پیدا ہوتی ہے جو درحقیقت اللہ تعالیٰ کی جناب میں انکسار قلب اور مخلوق کے حق میں رحم اور نیاز مندی کے ساتھ جھک جانے کا نام ہے اور جو پستی اور اہانت حظوظ نفس کی خاطر، خودداری اور عزت نفس کو مٹا کر اختیار کی جاتی ہے اس کا نام ذلت ہے۔ پہلی صفت فضیلت اور دوسری رذلت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس شخص کے لیے بشارت ہے جو نفس کو ذلیل کیے بغیر تواضع کا حامل ہے۔

حلم

غیظ و غضب کے جوش کے وقت اور ایسے اسباب کے پیدا ہونے کے وقت جن سے غضب میں ہیجان پیدا ہو اس پر قابو پانے کا نام ”کظم غیظ“ ہے اور یہی صفت جب انسان میں فطرت بن جائے اور مستحکم ہو جائے تو اس صفت کو حلم کہا جاتا ہے۔ حلم ایسی فضیلت ہے جو انسان کے کمال عقل، غلبہ، فرزانگی اور قوت غضب کے مقہور و مغلوب ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اس فضیلت کے ساتھ اگرچہ ہر فرد کو متصف ہونا چاہیے لیکن رہنما، قائد اور قوم کے ہادی، اہل منصب، ذمہ داران، کونسلر، سیاسی پارٹیوں کے رہنماؤں اور دفتر کے افسروں اور مینیجر حضرات کے لیے اس صفت کا وجود از بس ضروری ہے۔ اس لیے کہ ان حضرات کو قدم قدم پر ایسی آزمائشوں اور امتحانات سے دوچار ہونا پڑتا ہے جن میں غصہ، غضب اور غیظ کا جوش میں آجانا معمولی بات ہے۔ ایک بار غصہ کرنے کے بعد خود آپ کو بھی کام کرنے میں تکلیف ہوگی اور آپ دوسروں سے بھی کام نہیں لے سکیں گے اور پورا دن پشیمانی میں گزاریں گے اور لوگ تضحیک کے ساتھ آپ کے غصے اور غیر ضروری غضب کا ذکر کریں گے۔

کہتے ہیں کہ غصہ حماقت سے شروع ہوتا ہے اور ندامت پر ختم ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس میں صفت حلم موجود ہے وہ سردار ہے اور جس میں سمجھ حاصل کرنے کا شوق ہے، اس میں سمجھ بڑھنے کے لیے راہ کھل جاتی ہے۔

ادبا کا قول ہے جس شخص نے حلم کا درخت بو یا اس نے سلامتی کا پھل پایا۔

وفائے عہد

وفائے عہد زبان و عمل کی ایک رنگ سجائی کا نام ہے اور غدر ان دونوں کی خلاف ورزی کا نام ہے۔ وفائے عہد، انسانیت کے مخصوص فرائض میں بہت بڑا فرض ہے۔ اس لیے جو شخص وفائے عہد سے خالی ہے وہ

درحقیقت شرف انسانیت سے محروم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایمان میں شمار کیا ہے اور لوگوں کی عملی زندگی کے لیے اس کو سربراہ کا ٹھہرایا ہے۔ کیونکہ انسان ایک ایسی ہستی کا نام ہے جس کے لیے باہمی تعاون لازمی ہے اور باہمی تعاون وعدے کی رعایت اور عہد کی وفا کے بغیر ناممکن ہے۔ اگر ان کو درمیان سے الگ کر دیا جائے تو تعاون کے بجائے دلوں میں نفرت و وحشت جاگزیں ہو جائے اور معیشت و زندگی ہر قسم کی تباہ کاریوں سے دوچار ہونے لگے۔

قرآن حکیم میں ہے: اچھے وہ ہیں جو اپنے بار امانت اور عہد کے محافظ ہیں۔ وعدہ وفا کی معاملہ سیاسی رہنماؤں کو بھی سوچنا چاہیے، افسروں اور ماتحتوں کو بھی اور فیکٹری کے مالکان اور دکان داروں کو مال کی سپلائی کے سلسلے میں بھی سوچنا چاہیے۔

دیگر امور

ذیل میں تعمیر شخصیت کے حوالے سے چند اشارات پیش کیے جاتے ہیں:
امریکی دانش ور نچمن فرینکلن نے اپنی خودنوشت سوانح عمری میں اخلاقی تکمیل کے سلسلے میں درج ذیل خوبیوں کا تذکرہ کیا ہے:

- (۱) اعتدال --- اتنا نہ کھاؤ کہ طبیعت کند ہو جائے، زیادہ نہ پیو۔
- (۲) خاموشی --- وہی بات زبان پر لاؤ جس سے تمہیں یا دوسروں کو فائدہ پہنچے۔ فضول گفتگو سے پرہیز کرو۔
- (۳) نظم و ترتیب --- تمام چیزیں ان کے مقامات پر رکھو۔ کاروبار کے ہر حصے کے لیے وقت مقرر کر لو۔
- (۴) عزم --- جو کچھ کرنا چاہیے اس کا پختہ ارادہ کر لو۔ جس کا ارادہ کر لو اسے پورا کیے بغیر کبھی نہ چھوڑو۔
- (۵) صرف زر --- خرچ نہ کرو مگر وہی جس سے دوسروں کو یا خود تمہیں فائدہ پہنچے، یعنی کوئی چیز ضائع نہ کرو۔
- (۶) محنت و مشقت --- کوئی وقت نہ گنواؤ۔ ہر لحظہ کسی مفید کام میں مشغول رہو۔ غیر ضروری سرگرمیاں بالکل ختم کر دو۔
- (۷) دیانت داری --- کسی نقصان رساں فریب سے کام نہ لو۔ منصفانہ اور معصومانہ سوچو۔ بولو تو اسی انداز میں بولو۔
- (۸) انصاف --- دکھ پہنچا کر کسی کو رنجیدہ نہ کرو۔ ان خدمات سے احتراز نہ کرو جو تمہارے فرائض

میں داخل ہیں۔

- ۹- میانہ روی --- افراط و تفریط سے بچو۔ جن گزندوں سے غصہ پیدا ہوا، انہیں اس حد تک برداشت کر لو جس حد تک ضروری ہے۔
- ۱۰- صفائی اور نظافت --- جسم، لباس یا جائے سکونت میں کسی قسم کی گندگی برداشت نہ کرو۔
- ۱۱- طمانیت --- چھوٹے چھوٹے واقعات یا عام اور ناگزیر حوادث پر پریشان نہ ہو۔
- ۱۲- پارسائی --- اپنے کردار کو بہتر بناؤ، لالچ سے پرہیز کرو؛ ذاتی مفاد کے چکر سے بچو۔
- ۱۳- انکسار --- طبیعت میں انکسار اور اخلاص پیدا کرو۔ تکبر اور مفاد پرستی سے پرہیز کرو؛ ورنہ یہ عادت نہ صرف انسان بلکہ پوری قوم کو تباہ کرنے کی وجہ بن سکتی ہے۔

ڈائری مرتب کیجیے

علامہ ابن جوزیؒ اپنی کتاب منہاج القاصدین کے باب غور و فکر میں فرماتے ہیں:

ہر ایک مرید کے پاس ایک کتاب ہونی چاہیے جس میں وہ تمام صفات مہلکہ اور تمام صفات نافعہ اور تمام معاصی و طاعات کو درج کرے اور ہر روز ان کا مطالعہ کیا کرے۔ ہمارے نزدیک ہلاک کرنے والی چیزوں میں سے ۱۰ چیزوں پر غور کر لینا کافی ہے۔ اگر ان سے بچ گیا تو دوسری چیزوں سے بھی بچ جائے گا۔ وہ یہ ہیں: (۱) بخل (۲) کبر (۳) عجب (۴) ریا (۵) حسد (۶) شدت غضب (۷) کھانے کی حرص (۸) جماع کی حرص (۹) مال کی محبت (۱۰) جاہ کی محبت۔

اسی طرح نجات دلانے والی ۱۰ چیزوں پر غور کرے جو یہ ہیں: (۱) گناہوں پر ندامت (۲) مصیبت پر صبر (۳) تقدیر پر راضی رہنا (۴) نعمتوں پر شکر کرنا (۵) امید و خوف کا معتدل ہونا (۶) دنیا سے بے رغبتی (۷) اعمال میں اخلاص (۸) لوگوں کے ساتھ حسن سلوک (۹) اللہ کی محبت (۱۰) خشوع۔

جب بری خصلتوں میں سے ایک سے نجات پالے تو اپنی کتاب میں اس پر لکیر کھینچ دے اور اب اس کے متعلق سوچنا چھوڑ دے اور اس کا میاں پر اللہ کا شکر ادا کرے۔ یہ سمجھے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کی مدد سے ہوا ہے۔ پھر باقی نو کی طرف توجہ کرے اور اس طرح کرتا جائے۔ یہاں تک کہ سب پر لکیر کھینچ دے۔ اس کے بعد اپنے نفس سے نجات دلانے والی صفات سے متصف ہونے کا مطالبہ کرے اور جب ایک کے ساتھ متصف ہو جائے تو اس پر خط کھینچ دے اور باقی میں مشغول ہو جائے۔

شخصیت کا منشور

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپؐ کی سنت کیا

ہے؟ آپ نے فرمایا:

- معرفت میرا اس المال ہے۔ • عقل میرے دین کی اصل ہے۔ • محبت میری بنیاد ہے۔
- شوق میرا مرکب (سواری) ہے۔ • ذکر الہی میرا انیس ہے۔ • اعتماد میرا خزانہ ہے۔ • غم میرا رفیق ہے۔ • علم میرا ہتھیار ہے۔ • صبر میرا لباس ہے۔ • رضا میرا مالِ غنیمت ہے۔ • عجز میرا فخر ہے۔ • زہد میرا پیشہ ہے۔ • یقین میری قوت ہے۔ • صدقہ میرا حامی و سفارشی ہے۔
- طاعت میری کفایت کرنے والی ہے۔ • جہاد میرا خلق ہے۔ اور • میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

اب ہم محسن انسانیت کی چند ان احادیث کا مطالعہ کرتے ہیں جن کا تعلق شخصیت کی تعمیر کے اخلاقی عناصر سے ہے۔

الف۔ حضرت معاذ بن جبلؓ نے بیان فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ۱۰ باتوں کی وصیت فرمائی:

- ۱۔ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا اگرچہ تو قتل کر دیا جائے اور تجھے جلا دیا جائے۔
- ۲۔ اپنے ماں باپ کی نافرمانی ہرگز نہ کرنا اگرچہ تجھے حکم دیں کہ اپنے گھر والوں کو اور مال و دولت کو چھوڑ کر نکل جا۔
- ۳۔ فرض نماز ہرگز قصداً نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے قصداً فرض نماز چھوڑ دی اس سے اللہ کا ذمہ بری ہو گیا۔

- ۴۔ شراب ہرگز مت پینا کیونکہ وہ بے حیائی کی بڑ ہے۔
- ۵۔ گناہ سے بچنا کیونکہ گناہ کی وجہ سے اللہ کی ناراضی نازل ہوتی ہے۔
- ۶۔ میدان جہاد سے مت بھاگنا اگرچہ (دوسرے) لوگ (تیرے ساتھی) جاں بحق ہو جائیں۔
- ۷۔ جب لوگوں میں (وبائی) موت پھیل جائے اور تو وہاں موجود ہو، تو وہاں جم کر رہنا (اس جگہ کو چھوڑ کر مت جانا)۔

- ۸۔ اور جن کا خرچہ تجھ پر لازم ہے (بیوی بچے وغیرہ) ان پر اچھا مال خرچ کرنا۔
 - ۹۔ اور ان کو ادب سکھانے کے پیش نظر ان سے اپنی لالچی ہٹا کر مت رکھنا۔
 - ۱۰۔ ان کو (اللہ کے احکام و قوانین) کے بارے میں ڈراتے رہنا۔ (مشکوٰۃ المصابیح)
- ب۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو مجھ سے یہ

باتیں (جو میں بتانا چاہتا ہوں) حاصل کرے۔ پھر ان پر خود عمل کرے یا کسی ایسے شخص کو بتادے جو ان پر عمل کرے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ایسا کروں گا۔ چنانچہ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں (پانچوں انگلیوں پر) گنائیں:

۱- حرام چیز سے بچ، تو سب سے زیادہ عابد ہوگا۔ ۲- جو کچھ اللہ نے تجھے دیا ہے اس پر راضی رہ، تو سب سے زیادہ مال دار ہوگا۔ ۳- اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کر، تو مؤمن ہوگا۔ ۴- لوگوں کے لیے وہ پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے، تو مسلم ہوگا۔ ۵- زیادہ نہ ہنس کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

ج- حضرت حدیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسے ڈھل مل ارادے والے نہ بنو کہ یوں کہا کرو کہ لوگ ہمارے ساتھ احسان کریں گے تو ہم بھی کریں گے اور وہ ظلم کریں گے تو ہم بھی کریں گے (ایسا نہ کرو) بلکہ اپنے آپ کو اس چیز کی مشق کراؤ کہ دوسرے احسان کریں تو تم بھی احسان کرو۔ اور اگر تمہارے ساتھ برابر تاؤ کریں تو بھی تم ظلم نہ کرو۔ (مشکوٰۃ المصابیح، ترمذی)

د- امام ابوداؤد نے ۵ لاکھ احادیث لکھیں اور ان میں سے تقریباً ۵ ہزار احادیث کو منتخب کر کے سنن ابوداؤد میں درج کیا۔ ان کا قول ہے کہ اگر کوئی ان میں سے چار احادیث کو پکڑ لے تو وہ اس کے دینی فہم کے لیے کافی ہو جائے:

- عمل کا دار و مدار نیت پر ہے۔ • بہتر اسلام یہ ہے کہ آدمی بے فائدہ بات بولنا چھوڑ دے۔
- کوئی مسلمان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ • حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان شے کی چیزیں ہیں۔ جو شبہات سے بچا اس نے اپنے دین کو بچا لیا۔
- ہ- امام شافعیؒ نے سورہ عصر کے بارے میں لکھا ہے کہ اگر لوگ اس سورہ پر غور کریں تو یہی ان کی ہدایت کے لیے کافی ہے۔ اس کے اندر مختصر الفاظ میں معنی کی ایک دنیا بھر دی گئی ہے۔ اصحاب رسولؐ میں سے جب دو آدمی ایک دوسرے سے ملتے تو اس وقت تک جدا نہ ہوتے جب تک ایک دوسرے کو سورہ عصر نہ سنالیتے۔ (طبرانی)

وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَّاصُوا بِالْحَقِّ ۝
۵ وَتَوَّاصُوا بِالصَّوْبِ ۝ (العصر ۱: ۱-۳)

زمانے کی قسم، انسان درحقیقت خسارے میں ہے، سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت اور صبر کی تلقین کرتے رہے۔